سورۂ اخلاص کی اہمیت وفضیلت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ، الْفَرْدِ الصَّمَدِ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَصَفِيُّهُ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلِيلُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَ كَعَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: **(وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ* قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ)**[(١)].

حضرات سامعین، میرے دینی وایمانی بھائیو! قرآن پاک کی سب سے عظیم الشَّان اور اعلیٰ وارفع سورت جو اپنی گوناگوں فضلیتُ واہمیت اور کثرتِ اجرُ و ثواب کی وجہ سے قرآنِ پاک کی تمام سورتوں پر فائق ہے، وہ سورۂ اخلاص ہے: **(قُلْ هُوَ اللَّهُ**

---

(١) الزمر : ٢٧ - ٢٨.

أَحَدٌ* اللَّهُ الصَّمَدُ* لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ* وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ[1]. (اے نبی!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیں: وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے، اور سب اس کے محتاج ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے۔

اللہ تعالی کی نازل کردہ کتابوں میں اس سورت کی کوئی نظیر ومثال نہیں ہے، چنانچہ سرورِ کونین حُضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس میں آپ نے حضرت عُقبہ بن عَامر رضِی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: «أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهُنَّ؟ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيهَا (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)»[2]. (اے عُقبہ بن عَامر!) کیا میں تمہیں ایسی سورتیں نہ بتاؤں جن کی مثال تورات، زبور، انجیل اور قرآن میں بھی نہیں ہے، (عقبہ بن عامر کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے سورۂ اخلاص سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھائیں اور فرمایا: عُقبہ انہیں مت بھلانا اور کوئی رات ایسی نہ گذارنا جس میں یہ سورتیں نہ پڑھو۔ سورۂ اخلاص کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس کی

---

(١) الإخلاص : ١-٤ .
(٢) أحمد : ١٧٩١٥.

تلاوت کا اجرُ وثواب ایک تہائی قرآنِ پاک کی تلاوت کے اجرُوثواب کے برابر ہے، جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے : «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ»[1]. (قُلْ هُوَاللہُ اَحد ایک ثلث قرآن کے برابر ہے) یعنی اس سورت کے پڑھنے کا ثواب اس قدر ہے کہ ایک تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوجاتا ہے[2]، کیا ہی عظیم الشان اجر وثواب ہے، حقیقت میں اس کثرتِ اجرُوثواب کی اصل وجہ یہ ہے کہ سورۂ اخلاص اپنے مضامینُ ومعانی کے اعتبار سے ایک تہائی قرآنِ پاک کے مضامینُ ومعانی پر محیط ہے، کیونکہ قرآنِ پاک کے مضامین تین بنیادی عنوانات پر مشتمل ہیں: اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر، احکام شریعت کے بیان پر اور عبرت وموعظت کے لیے انبیاء ورُسل اور سابقہ اقوامُ ومِلل کے واقعات پر، اور سورۂ اخلاص صفات باری تعالی کا جامع ومانع خلاصۂ ولُبِّ لُباب ہے۔

قرآن پاک سے شغف رکھنے والے میرے دوستو! اس سورت کی تاثیر یہ ہے کہ جوبھی اس کو حرزِ جاں بنائے گا اور اس کی تلاوت کا اہتمام کرے گا، اس کو اللہ رب العزت کی محبت نصیب ہوگی، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانَ يَقْرَأُ

---

(١) مسلم : ٨١٢ ، الترمذي : ٢٨٩٩ واللفظ له.

(٢) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (١٤٦٦/٤).

لِأَصْحَابِهِ فِي صَلاَتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟». فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ»[١]. (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اپنی قراءت (قل ھو اللہ احد) پر ختم کرتے، جب لوگ واپس ہوئے، تو یہ بات نبی کریم ﷺ سے بیان کی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ان سے دریافت کرو کہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ سورت رحمن کی صفت ہے اور مجھے پسند ہے کہ میں اس کو پڑھوں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ: انھیں خبر دیدو کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے)۔

سورۂ اخلاص کی مختصر تشریح وتوضیح

اب رہا یہ سوال کہ اس عظیم الشان سورت کا مفہوم ومعنی کیا ہے؟ تو اس سورت کی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب ﷺ سے مخاطب ہوکر کہہ رہا ہے کہ اے نبی! جو لوگ آپ سے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آخر آپ کا رب کیسا ہے؟ جس کی عبادت وبندگی کی طرف آپ بلا رہے ہیں، تو آپ اعلان فرمادیں کہ: میں یکتا وتنہا ہوں،

---

(١) متفق عليه.

یعنی اللہ تعالی اپنی ذات وصفات اور جلالتِ شان میں یکتا ومُنفرد ہے، اور یہی اِخلاص کا حقیقی مَفہوم ہے جس کی تعلیم اللہ ربُّ العزت نے حضور ﷺ کو دی اور اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کا امر فرمایا۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾[1]. تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ (الصمد) یعنی اللہ کی ذات مخلوق سے بے نیاز و مستغنی ہے، اور تمام مخلوق اس کی مُحتاج ہے، اور اسی کے سامنے اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو پیش کرتی ہے، اور وہی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور مصائب وآلام کو دور فرماتا ہے، اللہ عزّوجلّ کا ارشاد ہے: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ﴾[2]. (بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے کس ان کو پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین میں (اگلوں کا) نائب بناتا ہے)۔ یقیناً وہ اللہ تعالی ہی ہے جس کی ذات ہر شے سے بے نِیاز ہے اور ہر مخلوق اس کی مُحتاج ہے[3]. اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ

(١) محمد: ١٩.
(٢) النمل: ٦٢ .
(٣) تفسيرالقرطبي (٢٠/٢٤٥).

وَالْأَرْضِ)[1]. (آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اسی سے (اپنی حاجتیں) مانگتے ہیں)، تو تمام مخلوق اسی کی طرف رجوع کرتی ہے اور اپنی حاجت وضرورت کے لئے اسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ»[2] (جب مانگو اللہ ہی سے مانگو)۔ اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ اسمِ اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی جائے، اور یہ پاک سورت اسم اعظم پر مشتمل ہے، جیساکہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ حُضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سنا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو تنہا اور بے نیاز ہے، جو نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى»[3]. (اس ذات کی قسم

(١) الرحمن: ٢٩.
(٢) الترمذي : ٢٥١٦.
(٣) الترمذي:(٣٩٢/٥) .

جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے، اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطاء کیا جاتا ہے۔

معزز سامعین کرام وحاضرین مجلس! اللہ رب ذو الجلال والاکرام نے سورۂ اخلاص میں اپنا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ اللہ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی کوئی بیوی ہے[1]، دوسری جگہ بڑی صراحت سے قرآن پاک میں فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَااتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَاوَلَدًا﴾[2]. (اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بنایا)۔ ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ یعنی مخلوق میں کوئی اس کی ہم سری یا برابری نہیں کر سکتا[3]، رب ذوالجلال کا فرمان ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾[4]. (کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے)، چنانچہ مخلوق کو وجود بخشنے، دوبارہ زندہ کرنے اور رزق عطا کرنے میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے، ارشاد باری

---

(١) تفسيرالطبري:(٦٩٣/٢٤).
(٢) الجن: ٣ .
(٣) تفسيرالطبري:(٦٩٣/٢٤).
(٤) الشورى : ١١ .

تعالیٰ ہے: ﴿أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ﴾[1] (بھلاوہ کون ہے جس نے ساری مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا، پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟)۔ اسی طرح خشکی وتری کی تاریکیوں میں رہنمائی کرنے اور اپنی رحمت بے پایاں سے نوازنے میں اس کا کوئی سہیم وشریک نہیں ہے، اللہ عز وجل کا فرمان عالیشان ہے: ﴿أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ﴾[2]. (بھلاوہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمہیں راستہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہوائیں بھیجتا ہے جو تمہیں (بارش کی) خوشخبری دیتی ہیں؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟)۔ اسی طرح صداقت وراست گفتاری میں اس ذات والا صفات کی کوئی نظیر نہیں ہے، قرآن پاک کا فرمان ہے: ﴿ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا﴾[3]. (اور اللہ سے زیادہ سچی بات کہنے والا کون ہے)۔ اور یہ بات ممکن بھی نہیں ہے کہ مخلوق میں اس کا کوئی ہم

---

(١) النمل: ٦٤ .
(٢) النمل: ٦٣ .
(٣) النساء: ٨٧ .

سر و ہم پلہ اور برابر و جوڑ کا ہو کیونکہ اس کی ذات سَتودہ صفات تو خالق کونُ و مکاں اور مالکِ دو جہاں کی ہے[1]۔ اور اس کا ارشاد ہے کہ: (هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا)[2]. (کیا تمھارے علم میں کوئی اور ہے جو اس جیسی صفات رکھتا ہو؟)۔

معزز سامعین کرام! سید الانبیاء خاتم الرسل محمد مصطفی ﷺ نے صبح و شام، سوتے جاگتے اس سورت کریمہ کی تلاوت کو اپنی سنت قرار دیا ہے، کیوں کہ یہ سورت شیطانی وسوسوں سے بچنے اور آفات وبلایا سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے: فَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ». قُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: « (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ»[3]. حضرت عبداللہ بن خبیب رضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پڑھو، میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) تین بار پڑھ لیا کرو۔ یہ ہر چیز کے واسطے تمھارے لئے کافی ہوں گی۔ خود حضور

---

(١) تفسیرابنکثیر: (٨/٥٢٩).
(٢) مريم: ٦٥ .
(٣) أبو داود: ٥٠٧٢، الترمذي: ٣٥٧٥، النسائي: ٥٤٢٨.

پاک عَلیہِ الصلّٰوۃ والسَّلام کی عادتِ شریفہ تھی کی روزانہ سونے سے قبل سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمالیتے تھے، حضرت عَائشہ صِدیقہ رضِی اللہ عنہا سے مروی ہے: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(۱). (رسول کریم ﷺ روزانہ رات میں جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو (سونے سے پہلے) اپنے دونوں ہاتھ ملاکر ان پر دم کرتے اور پھر ان پر قل ہواللہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا پھیرتے، پہلے آپ ﷺ ہاتھ پھیرنا اپنے سر، منہ اور بدن کے آگے کے حصہ سے شروع کرتے (اس کے بعد بدن کے دوسرے حصوں پر پھیرتے) آپ ﷺ یہ عمل (یعنی پڑھنا، دم کرنا اور بدن پر دونوں ہاتھوں کا پھیرنا) تین مرتبہ کرتے تھے)۔ اسی کے ساتھ آپ ﷺ کا معمول یہ بھی تھا کہ پابندی کے ساتھ بعض نمازوں میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے، چنانچہ وتر کی تیسری رکعت میں

---

(۱) البخاري : ۵۰۱۷ .

اسی سورت کی تلاوت کا معمول تھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الْوِتْرِ بِـ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾[1]. (رسول اللہ ﷺ وِتر کی تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے)۔ اسی طرح آپ ﷺ سنتِ فجر کی دوسری رکعت میں اس سورہ کی تلاوت کا التزام فرماتے تھے۔

اے اللہ ہم سب کو قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے، اس کی سورتوں میں تدبر و تفکر کرنے والے اور اس کی آیات پر عمل کرنے والے بندوں میں شامل فرما، اور اپنی طاعت وبندگی کے ساتھ مرضیات پر چلنے والا بنا.

****

(١) أبو داود : ١٤٢٣ ، والنسائي : ١٧٠٠ واللفظ له.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرات سامعین عظام! بے شک سورۂ اخلاص کی تلاوت کرنے والوں کے لیے اجر عظیم کے حصول کے ساتھ ہی جنت میں داخلہ کی بھی خوشخبری ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ (**قُلْ هُوَاللَّهُ أَحَدٌ * اللَّهُ الصَّمَدُ**) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «**وَجَبَتْ**». قُلْتُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «**الْجَنَّةُ**»[1]. (میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے ایک صاحب (صحابی) کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، میں نے پوچھا، کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جنت)۔

---

(١) الترمذي : ٢٨٩٧ ، والنسائي : ٩٩٤.

اے ایمان والوں: ضرورت اس بات کی ہے کہ سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا اہتمام کیا جائے، اس کے مضامین میں غور وفکر اور تدبر کا التزام کیا جائے، یہ سورت گرچہ مختصر ہے مگر جامع الصفات ہے اور عظیم مضامین ومعانی پر مشتمل ہے جو اپنے دامن میں اجر وثواب کا بیش بہا خزینہ لیے ہوئے ہے۔ اس سورت پاک کی محبت حصول جنت کا بھی ذریعہ ہے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ **(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)**. فَقَالَ ﷺ : **«إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ»**[1]. (ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس سورت یعنی قل ھو اللہ احد سے محبت ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سورت سے محبت تمھیں جنت میں لے جائے گی)۔

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى: **(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)**[2]. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : **« مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا»**[3].

---

(١) الترمذي : ٢٩٠١ .

(٢) الأحزاب: ٥٦ .

(٣) مسلم: ٣٨٤.

اللَّهُمَّ صَلِّ وسَلِّمْ وبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا ونَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِتِلَاوَةِ كِتَابِكَ الْكَرِيمِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنَّا، وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ لَنَا إِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيلًا، وَارْزُقْنَا بِهِ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا وَمَقِيلًا. اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِهِ قُلُوبَنَا، وَاشْرَحْ بِهِ صُدُورَنَا، وَأَدْخِلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خليفة بن زايد لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ

عَلَيْنَا. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَاتَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَاهَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَادَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَامَرِيضًا إِلَّاشَفَيْتَهُ، وَلَامَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَاحَاجَةً إِلَّاقَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي ثَرَوَاتِهَا وَخَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

***